شخصیات کو انسانوں کی رہنمائی کے لیے منتخب فرما کر اپنے احکام کا حامل بنایا اور ان کے ذریعے کائنات کی کتاب معرفت" کی تعلیم کا انتظام فرمایا اور وہ نظامِ زندگی جس کی فطرتِ انسانی طلب گار تھی جس کے ذریعہ انسان نے اللہ کی غلامی اور بندگی کے جذبہ کی تسکین کرنا تھی، بھی انہی کے ذریعہ انسانوں کو دیا۔

مذکورہ تصورات اور حقائق کے جاننے کا نام معرفت ہے لیکن محض معرفت ذریعہ نجات نہیں، ذریعہ نجات معرفت سے اوپر کا درجہ ہے جسے ایمان کہا جاتا ہے۔ ایمان کے ساتھ عمل صالح شامل ہو یعنی بندگیِ رب عملاً پورے طریقے سے کی جائے تو مکمل نجات ہے اور بندگیِ رب میں نقص رہ جائے لیکن ایمان ہو تو نجات پھر بھی ہو جائے گی، لیکن بندگی میں کوتاہی کا نتیجہ بھگتنے کے بعد۔

انسانوں کے لیے جس قسم کے مرشد کی ضرورت تھی اُس کا ذکر مذکورہ بالا سطور میں آپ کے سامنے آگیا ہے کہ وہ ایسی شخصیت ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے احکام کا حامل بناتا ہے اور وہ وحی کے ذریعے کتابِ کائنات کا انسانوں کو مطالعہ کراتا ہے۔ اس کی یہ تعلیم اور مطالعہ خود اس کی اپنی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے وحی کے ذریعے اس پر نازل کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے معرفت اور ایمان کا انتظام اس طرح فرمایا کہ ایک طرف انہیں عقل و حواس کی نعمتوں سے نوازا اور کائنات میں علم و معرفت کے اسرار رکھ دیے تاکہ وہ عقل و فکر اور حواس سے کام لے کر ان اسرار و رموز کو معلوم کرلیں اور پھر انبیاء علیہم السلام کے ذریعے مزید رہنمائی فرمائی۔ اس سلسلے کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے کیا گیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا اختتام ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب و سنت کی شکل میں علم و معرفت کے سارے اسرار و رموز اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائے۔ اب علم و معرفت کا راستہ صرف اللہ کی کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

اس معرفت کے حصول کے لیے سب سے پہلی شرط تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا علم حاصل کرنا ہے اور دوسرا کام اس نظام کو اپنانا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی

طرف سے بندوں کے پاس لے کر آتے ہیں۔

جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا علم نہیں رکھتا اور ان فرائض بندگی کو اختیار نہیں کرتا اور منہیات سے نہیں بچتا جن سے بچنا بندگی رب کا تقاضا ہے اور جن سے کتاب و سنت میں روکا گیا ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسے فرائض کا تارک ہے اور منکرات کا ارتکاب کرتا ہے وہ معرفت سے کوسوں دور ہے۔ جاہل ہے اور اس کا شیخ شیطان ہے۔

لیکن جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ سنت اور سیرت کو اپنے لیے نمونہ بنایا اس کا شیخ وہ مقدس ہستی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لیے مبعوث فرمایا ہے کہ لوگ اس کی اتباع اور اطاعت کریں۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم ۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ یا یھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

آیات قرآنیہ اسی ہادی اور رسول کی اتباع و اطاعت کو لازم کرتی ہیں جسے اللہ نے اسی منصب پر فائز کیا ہو۔ اور اس کی اتباع کو لازم کرتی ہیں، جس کی اتباع میں اللہ کے رسول کی اتباع ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت فرمایا:

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہ کتاب اللہ و سنۃ نبیہ"۔

جو لوگ کسی اور طریقے کی تلاش میں کسی کو اپنا شیخ بناتے ہیں وہ دراصل شیطان کے جال میں گرفتار ہیں۔ اور ان پر یہ بات صادق آتی ہے "فمن لم یکن لہ شیخ فشیخہ شیطان"۔ یعنی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اسوۂ حسنہ اور نظام بندگی کو چھوڑ دیا تو اس کا شیخ اور مرشد شیطان ہے۔ (ناظم شعبہ استفسارات)

مطبوعات

مسلمان بیٹی کا خط اپنے یہودی والدین کے نام مکتوب نگار مریم جمیلہ ۔ ناشر: محمد یوسف خان اینڈ سنز، سنت نگر، لاہور ۔ خوبصورت طباعتی معیار اور رنگین دبیز سرورق قیمت درج نہیں ۔ یہ ایک کھلا خط ہے جو نومسلمہ محترمہ مریم جمیلہ نے اپنے والدین کو دعوتِ اسلام دینے کے لیے لکھا ہے ۔ اصل خط انگریزی میں ہے ۔ اس کے ساتھ اردو ترجمہ شامل ہے ۔

یہ محض ایک عام سا خط نہیں ہے بلکہ اس میں مغربی سوسائٹی کا پورا جائزہ لیا گیا ہے جو اپنی تباہی کی طرف جا رہی ہے ۔ اس کی نمایاں خرابیوں کو گنوا کر مریم جمیلہ نے اپنے والدین کے سامنے یہ نتیجہ نکال کر پیش کیا ہے کہ سارے نتائج سیکولرازم اور مادہ پرستی کے ہیں ۔ اپنے والد محترم کو وہ بہت بے تکلفی سے کہتی ہیں کہ آپ جن جدید علوم اور سائنس کے پابند ہیں، کیا وہ مفہومِ زندگی بھی بتا سکتے ہیں؟ موت کیوں آتی ہے اور اس کے بعد کیا ہوتا ہے ؟ حسن کیا اور قبیح کیا ہے ؟ اور ہمیں اپنے اعمال کی جوابدہی کس کے سامنے کرنی ہے ؟ وہ موجودہ احوالِ امریکہ کو روم کے دورِ زوال سے مشابہ قرار دیتی ہے ۔ پھر کیا خوب کہا کہ "صیہونی تحریک جس کی جدوجہد نے اسرائیلی ریاست کو وجود بخشا ہے ۔ حقیقت میں یہودی قومیت کا لادینی (سیکولر) اظہار ہے ۔ اس طرح کی بحث کے بعد وہ اسلام کی دعوت بڑے دردمندانہ طریق سے پیش کرتی ہیں ۔

کاش کہ ہم پشتینی مسلمان اس نومسلمہ کی طرح سوچ سکیں ۔

النظام العقائدی فی الاسلام | تالیف : محمد آصف الافغانی (جامعۃ العلوم الاسلامیہ زرگری کوہاٹ۔ ناشر: ادارۃ البحوث والدعوۃ الاسلامیہ۔ (بہ دارالعلوم متذکرہ) صفحات : ۱۶۲، خوبصورت ٹائیٹل۔ قیمت درج نہیں۔

یہ مختصر سی کتاب عربی زبان میں ہے اور اس کا موضوع اسلام کے بنیادی عقائد ہیں۔ میں نے اسے سرسری طور پر دیکھنا شروع کیا، مگر اس کی عربی زبان اور پُرزور انداز نگارش نے مجھے بہت متاثر کیا۔ شروع ہی سے تعارفی صفحات میں جب میں ایمان کے متعلق چند جملے پڑھے تو وہ دل پر چھا گئے۔ اور پھر الحاجۃ الی العقیدۃ (باب اوّل) میں بھی حسن استدلال اور حُسنِ بیان سے مؤلف نے ضرورتِ عقیدہ و ایمان کو واضح کیا ہے، خوب ہے۔ بقیہ تمام ابواب میں میری توجہ اس امر پر رہی کہ نقطۂ نظر میں کوئی کجی تو نہیں، بحمداللہ کہ اہل سنت والجماعت کے اجماعی مسلک کے مطابق تمام عقائد پر بحث ہے۔ بیچ میں جا بجا قرآن وحدیث کے علاوہ مغربی مفکرین کے حوالے بھی شامل ہیں۔ اگرچہ ان کی کوئی ضرورت بھی نہ تھی اور اب وہ معلوم عام ہیں۔ بہر حال یہ رسالہ قابل قدر ہے۔

ہندوستانی مسلمان | از سید خلیل اللہ حسینی، صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت۔ ناشر: اسلامک سنٹر فار انڈین مینارٹیز اسٹڈیز۔ مدینہ مینشن۔ نارائن گوڑہ حیدرآباد ۵۰۰۰۲۹ ہند۔ قیمت: ۲۰/ روپے۔

آزادی برصغیر سے قبل بھی مسلمان ہندوؤں کے ہاتھوں ستم اٹھاتے رہے، مگر آزادی اور تقسیم کے بعد تو وہ کئی ہزار منظم مسلم کش بلووں کا شکار ہوتے اور آج بھی ہو رہے ہیں۔ اس کتاب میں ان بلووں کے احوال کا ایک جائزہ ہے اور اس کا ماحصل یہ ہے کہ ؎

"وہی قاتل، وہی مخبر، وہی منصف ٹھہرے"

مسلم دشمن تنظیمیں سامنے موجود ہیں۔ وہ مسلمانوں کو کھُل کر دھمکیاں دیتی ہیں، فساد کی تیاریاں کرتی ہیں، وقت مقررہ پر حملہ کرتی ہیں، پولیس ان کی علی الاعلان مدد کرتی ہے۔ فوج بھی ان کے آگے دم نہیں مار سکتی۔ اندرا گاندھی تو کیا، کوئی بھی وزیر یا لیڈر تدارک یا فسادیوں کے خلاف